THE ETERNITY OF THE VEDAS.

ویدوں کی ازلیّت و ماہیّت
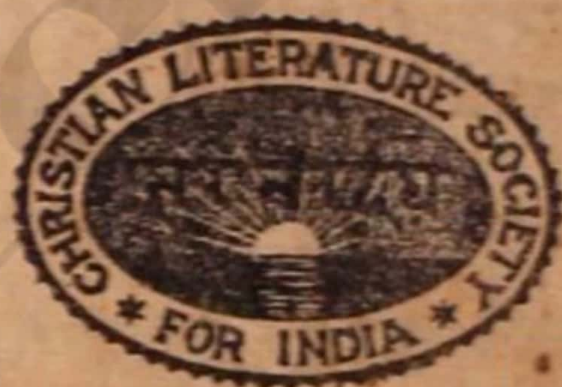
CHRISTIAN LITERATURE SOCIETY FOR INDIA
PUNJAB BRANCH, LUDHIANA.

جسکو

کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا نے شایع کیا

سنہ ۱۹۱۰ء

دفعہ دوم　　جلد ۲۰۰۰　　قیمت ۱ پائی

ویدوں کی ازلیّت و ماہیّت

پہلا باب

ویدوں کی ازلیّت

ہندو پنڈت ویدوں کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ دنیا کے شروع میں برہما نے چ
وید اپنے چار مُنہوں سے رشیوں کو سکھلائے اور اُن رشیوں نے اُن کو لکھ دیا۔
پنڈت دیانند بانی آریا سماج ان کے اس خیال کو ہنسی میں اُڑاتا اور کہتا ہی کہ برہما
ہی بلکہ صرف ایک راجہ تھا۔ وہ ویدوں کا مصنّف نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود انکا سیکھنے
والا تھا پنڈت دیانند ویدوں کو ویسا ہی ازلی مانتا ہی جیسا کہ ایشور آپ ازلی ہی کیونکہ
کا گیان ہیں اور اسی صورت میں خدا نے اس دُنیا کے لئے پہلی ۴ شخصوں
وایو۔ سورج اور انگرہ کو سکھایا اور ان میں سے ہر ایک نے خدا سے ویدوں کو سیکھ کر
ایک وید لکھ دیا پنڈت دیانند بتلاتا ہی کہ اس کو ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۵ برس ہو چکے ہیں
کے آریہ میگزین میں ۱۹۰۸۵۲۹۸۴ برس بتلائے گئے تھے۔ اس پر اخبار انڈین
کے اڈیٹر نے نہایت عمدہ ریمارک کیا جسکو ہم اپنے ناظرین کی توجہ کے لئے یہاں نقل
کرتے ہیں۔ "اس قدر اعداد کو دیکھ کر انسان کی طبیعت گھبرا جاتی ہی غضب کی
چھاتی ہی۔ باقی قوموں کے سن تو بحساب صدیوں کے شمار ہوتے ہیں لیکن آریا
کا سن کروڑہا سالوں کے حساب سے گنا جاتا ہی گویا کہ یہہ اُن کا ۱۹۶واں کروڑ ہی

اس مہیب سن کے مقابل میں عیسوی اُنیسوی صدی کیا حقیقت رکھتی ہی؟ لیکن طرفہ
یہہ ہی کہ اسقدر کروڑہا سالوں کے بعد بھی ہندو اس حالت تک نہیں پہنچے جو حالت یورپ
کے زمانہ جہالت میں تھی۔ اس زمانہ میں اور اس سے کسی قدر بعد بھی یورپ میں عورتوں کا
مرتبہ وہی تھا جو آجکل ہمارے ملک میں ہی چنانچہ اسوقت کی بہت سی کتابوں میں عورتوں کو
جن طعنہ آمیز کلمات سے یاد کیا گیا ہی اُن کا نمونہ ہندوؤں کی بہت سی سنسکرت کی کتابوں
میں بھی ملتا ہی مگر جن عورتوں کو کسی زمانہ میں یورپ میں کمزوری کا پتلا تصور کیا جاتا تھا
اُن کو اسوقت مردوں سے زیادہ پاک اور صاحب عصمت ہونیکا اعزاز حاصل ہی۔ لیکن کیا
ہندوستان میں ابھی تک عورت کو قدیم نظر سے نہیں دیکھا جاتا؟ اگر ایسا نہ ہوتا تو صغرسنی
کی شادی کی حمایت میں یہہ دلیل کہ بغیر اس قسم کی شادی کے ہماری عورات آوارہ ہو
جاوینگی ہرگز پیش نہ کیجاتی؟

اگر عورت کے درجہ سے بھی شائستگی کی کسی قدر آزمائش کی جاسکتی ہی تو اس سے انکار نہیں
ہوسکتا کہ آریہ دھرم کی ۱۹۷ کروڑ برس کی زندگی نے اہل ہند میں تہذیب کا دم نہیں چھوڑا۔
جہاں یورپ میں ہر سال عورات کے حقوق میں ایزادی کیجاتی ہی اور انکو ان لغو قیود
سے جو اُن کی ترقی میں حارج ہو رہی تھیں رہائی دیجاتی ہی وہاں ہندوستان میں عورتوں
کے سوال صغرسنی کی شادی کے رواج کے باعث مفید نہیں ٹھہر سکتے۔ یورپ میں تو عورات
کو مردوں کی سچی رفیق سمجھتے ہیں لیکن ہندوستان میں اُن کو غلام یا خدمتگار یا کھلونا خیال
کرتے ہیں اور بجائے اس فرق کے رفع کرنیکے جو مدت سے دونوں ذاتوں میں چلا آتا ہی
دل میں اسے بڑھاتے جاتے ہیں۔ اسلئے ہم صاف کہہ سکتے ہیں کہ یورپ کے دس سال
سناتن دھرم کے لاکھوں سالوں سے بڑھ کر ہیں۔ ہندوستان کے ۱۹۷ کروڑ سال
یورپ کی ۱۹ صدیوں کے مقابل میں کچھ بھی نہیں ہیں"

ویدوں کی ازلیت کو ثابت کرنے کے لئے پنڈت دیانند نے جو دلیل جے مُنی کے پورو ممان سے لیکر پیش کی ہی وہ ایسی واہیات ہی کہ اُسکو پڑھکر خوامخواہ ہنسی آتی ہی۔ وہ دلیل یہہ ہی کہ وید ویسے ہی ازلی ہیں جیسا شبد ازلی ہی۔ مثال کیلئے وہ لفظ گاؤ کو لیکر کہتا ہی کہ گ اور آؤ کی آوازیں پہلے سے موجود تھیں چار شخصوں (یعنے اگنی وایو سورج اور انگرہ) نے اُن کو ملا دیا اور لفظ گاؤ ہو گیا وہ بتلاتا ہی کہ تمام اکاش ان آوازوں سے بھرا ہوا ہی۔ جب کبھی کوئی آدمی کچھ بولنا چاہتا ہی تو وہ صرف جس آواز کو چاہتا ہی منتخب کر لیتا ہی اور جس طرح اسکی مرضی ہوتی ہی ترتیب دیکر الفاظ اور فقروں کو بنا لیتا ہی۔ جوہیں کوئی آواز اپنا کام کر چکتی ہی اُسی وقت وہ اُن سے جنکے ساتھ عارضی طور پر ملائی گئی تھی جدا ہو جاتی ہی اور اکاش میں اپنی جگہ پر چلی جاتی ہی تاکہ ضرورت کے وقت پھر استعمال کیجا سکے +

پیارے ناظرین اس سے بڑھ کر بیہودہ دلیل ویدوں کی ازلیت کی نسبت اور کیا ہو سکتی ہی اس دلیل کے مطابق تو ہیر اور رانجھے کا قصہ اور گندی سے گندی کتاب بھی ازلی ثابت کی جا سکتی ہی۔ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے آریہ بھائی تعلیم یافتوں میں قدم رکھکر بھی ایسی ایسی واہیات دلائل کو کیونکر سچ مانتے چلے جاتے ہیں؟

برعکس اس کے ویدوں کے منتروں سے یہہ بات ثابت ہو سکتی ہی کہ وید ازل سے نہیں ہیں کیونکہ اُن میں بعض ایسے منتر پائے جاتے ہیں جنکو زبان کے علم کی تحقیق کرنے والوں نے بتلایا ہی کہ وہ بہ نسبت اور منتروں کے بہت عرصہ بعد لکھے گئے۔ یہاں تک کہ کئی منتروں کی نسبت کہا جاتا ہی کہ وہ اس وقت تصنیف کئے گئے جبکہ آریہ لوگ ہندوستان میں آ چکے تھے۔ اور یہاں کی اصلی قوموں کے ساتھ جنگ میں مشغول تھے +

جب ہم کسی کتاب کی اصلیت یا الہامی ہونے کی دلائل پیش کیا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنا دعویٰ دو طرح کی دلائل سے ثابت کرنا ضرور ہی۔ یعنے ظاہری اور باطنی دلیلوں

ہے مسیحی لوگ جب بائیبل کی اصلیت یا اس کے الہامی ہونے کو ثابت کرتے ہیں تو ان دو قسم کی دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں چنانچہ ان دو قسم کی دلیلوں سے ویدوں کا نہ تو ایشور رچیت ہونا ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے شروع میں چار شخصوں کو بتلائے گئے +

(۱) ظاہری دلیل

ڈاکٹر جان میور صاحب نے اس قسم کے بہت سے حوالے کہ جن میں اصلی زبان سنسکرت معہ انگریزی ترجمہ کے موجود ہیں جمع کر کے شائع کئے ہیں اور اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں ویدوں کی اصلیت کی نسبت بہت سی مختلف باتیں پائی جاتی ہیں جو ایک دوسری کے برخلاف ہیں ان میں سے چند نمونہ کے طور پر ہم ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں +

(۱) وید پرش کی بھید والی قربانی سے نکلے ہیں۔ رگوید کی پرش سکت ۹۰ : ۶ +

(۲) ویدوں کو سکمبا سے اکھاڑا گیا کیونکہ یہہ اس کے بال اور منہہ تھے (اتربن وید ۱۰ : ۷ و ۲۰) وید اندر سے نکلے اور وہ ان سے نکلا۔ (اتربن وید ۱۳ : ۴ و ۳۸) +

(۳) وید کال زمانہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ (اتربن وید : ۹ : ۵۴ و ۳) +

(۴) وید قربانیوں کے بقیئے سے نکلے ہیں (اتربن وید ۱۱ : ۷ و ۲۴) +

(۵) وید اگنی۔ وایو اور سورج سے پیدا ہوئے ہیں (چاندگ آپ نشد)

(۶) وید پرماتما کے دم ہیں (ست پتھ برہمن ۱۴ : ۵ و ۴ و ۱۰) +

(۷) رشیوں نے ویدوں کو سمندر سے باہر نکالا ست پتھ برہمن ۷۔ ۵ و ۲ و ۵۲ +

(۸) وید پرجاپتی کی داڑھی کے بال ہیں - (تیتریا برہمن ۳۹۰۰۳ و ۱۰) +

(۹) واک ویدوں کی ماں ہی (تیتریا برہمن ۲: ۸ و ۸۵) +

(۱۰) وید برہما کے مُنہہ سے نکلے ہیں (بھاگوت - پران ۳: ۱۲ و ۳۴ و ۳۷)

(۱۱) وید گایتری سے پیدا ہوئے ہیں - (ہری وس ۱۱۵۱۶) +

(۱۲) سرستی ویدوں کی ماں تھی (مہابھارت شانتی پرب شلوک ۱۲۹۲۰) +

(۱۳) وید وشنو ہیں (وشنو پران ۳: ۳ و ۱۹) ان ساری باتوں سے صاف ظاہر ہی کہ جب ہندو شاستروں اور گرنتھوں کے مصنّف خود ہی ایک دوسرے کے خلاف لکھ رہے ہیں اور وہ آجکل کی نسبت ویدوں کی تصنیف کے زمانے کے زیادہ قریب تھے تو پھر پنڈت دیانند کا ان سب خیالوں کو بلا دلیل اڑا دینے اور ایک نئی دلیل کو بلا وجہ معقول قرار دینے سے اُسکا دعویٰ ثابت نہیں ہوسکتا +

یہہ بات نہ صرف ہندوؤں کی مذہبی کتابوں سے ثابت ہوتی ہی کہ وید رشیوں کے آد میں پنڈت دیانند کے کہنے کے مطابق چار شخصوں کو نہیں دئے گئے بلکہ ویدوں کے منتروں پر اُن کے بنانے والوں کے نام بھی پائے جاتے ہیں اور اکثر وں کے باپ کا نام بھی موجود ہی - اور یہہ نام ایسے ہی قدیم سے موجود ہیں جیسے وید - بعد میں جب ویدوں کے ازلی ہونے کا دعویٰ کیا گیا تو ان ناموں کی نسبت یہہ دلیل گھڑلی گئی کہ یہہ صرف وہ رشی ہیں جن کو برہما نے منتر بتلائے تھے - مگر اس کا کچھ ثبوت نہیں ہی - منتروں کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ رشیوں نے خود اُن کے مصنّف ہونیکا دعویٰ کیا ہی مثال کے طور پر ہم چند منتر پیش کرتے ہیں +

(۱) کنو اس تجھہ سے دعا مانگتے ہیں - تو اُن کی مناجاتوں کو اچھی طرح سے سن - (رگوید امنڈل ۷، ۴ - سوکت ۲ منتر) +

(۲) اسی طرح ای اندر گھوڑوں کے جوتنے والے گوتموں کو اپنے لئے اچھے گیت بنا نے دے (رگوید منڈل ۴ سوکت ۶ منتر ۱) +

(۳) ای آسونس گرت سامداس نے یہہ گیت تمہارے لئے بنایا ہی۔ (رگوید منڈل ۲ سوکت ۳۹ منتر ۸) +

(۴) نودھا نے جو گوتم کی اولاد میں سے ہی یہہ نیا گیت ای اندر تمہارے لئے بنایا ہی (رگوید منڈل ۱ سوکت ۶۲ منتر ۱۳) +

ڈاکٹر میور صاحب کے اس قسم کے ۵۱ اقتباسوں میں سے ہم نے بخوف طوالت صرف یہہ چند منتر ہی پیش کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہی کہ ویدوں کو رشیوں نے خود تصنیف کیا اور وہ خود اُن کے مصنف ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ ایشور کی طرف سے اُنکو ظاہر کرنیکا خیال بھی نہ آیا مصرعہ۔ پیراں نمی پرند۔ مریداں می پرانند۔ پنڈت دیانند کا دعوی ویدوں کی ازلیت کی نسبت ایک اور دلیل سے رد کیا جا سکتا ہی ویدوں میں کئی ایسے منتر بھی پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہی کہ رشیوں کا خیال تھا کہ اگر دیوتاؤں کی تعریف نئے گیتوں سے کی جاوے تو وہ بہ نسبت پرانے گیتوں کے زیادہ خوش ہونگے۔ اسواسطے وہ وقتاً فوقتاً نئے منتر گھڑ کے اپنے دیوتاؤں کی تعریف کرتے تھے +

ڈاکٹر میور صاحب نے اس قسم کے ۵۲ حوالے دئے ہیں مگر ہم صرف ایک ہی پر اکتفا کرتے ہیں +

(۱) ہمارے سب سے نئے گیت سے جلال پاکر تو ہم کو دولت۔ خوراک اور اولاد دے (رگوید منڈل ۱۲ سوکت ۱ منتر ۱۱) +

(۲) باطنی دلیل

فرض کرو کہ کوئی کاغذ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے جس کی نسبت دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ آج سے پانچ یا چھ صدی پیشتر لکھا گیا۔ ہم کئی طریقوں سے اس کی قدامت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً اگر اُس میں ایسے مشہور مشہور شخصوں اور اُن کے زمانے کے دیگر شخصوں کا ذکر پایا جاوے جو پچاس یا ساٹھ برس پیشتر موجود تھے تو یہہ دعویٰ کہ وہ کاغذ اس زمانے سے پہلے لکھا گیا جھوٹا ہو گیا۔ اگر یہہ عذر کیا جاوے کہ اُن ناموں کے شخص پہلے زمانے میں بھی موجود تھے یا اُن کا ذکر بطور پیش گوئی کے کیا گیا تو کون ایسا عقل کا اندھا ہے جو ایسے عذر کو قبول کر لیگا؟ چنانچہ ویدوں کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن میں بہت سے ایسے اشخاص کے نام پائے جاتے ہیں جو ویدوں کے مفروضہ زمانۂ تصنیف کے بہت مدت بعد موجود تھے +

رگوید میں جو سب سے قدیم سمجھا جاتا ہے ایسے کئی منتر پائے جاتے ہیں جن پر خیال کرکے ہم اُن کے متعلق سارے حالات سے واقف ہو کر جان سکتے ہیں کہ ان گیتوں کو تصنیف کرنے کی ضرورت کیوں پڑی بلکہ اس سے بڑھ کر بعضوں میں اُن مقامات کے نام تک موجود ہیں جہاں وہ تصنیف کئے گئے۔ مثلاً انڈس جو بڑا دریا ہے۔ گنگا کا ذکر دو دفعہ کیا گیا ہے۔ سرستی ندی مشرقی حد تھی +

بعض گیتوں سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آریا قوم ارد گرد کے دشمنوں کے ساتھ جنگ میں مشغول تھی اور آہستہ آہستہ مشرق اور جنوب کی طرف بڑھتی جاتی تھی۔ کثرت کے ساتھ ایسی دعائیں پائی جاتی ہیں جن میں حفاظت اور فتحمندی کیلئے درخواست کی گئی ہے +

آجکل ہندوستان کی تواریخ لکھنے والے اس بات کا بالاتفاق اقرار کرتے ہیں کہ ہندوستان کی قدیم معتبر تواریخ پائی نہیں جاتی۔ ہندوستان کے قدیم مصنفوں نے

جیساکہ علم جغرافیہ اور علم ہیئت میں بہت کچھ اپنے وہمی اور من گھڑت خیالوں سے کام لیا ہی اور آجکل کے علم کی روشنی سے وہ غلط ثابت ہو گئے ہیں اسی طرح انہوں نے قدیم تواریخی حالات کے لکھنے میں بھی بہت کچھ اپنے خیال اور وہم سے کام لیا ہی۔ ان بیانات میں اسقدر مبالغہ اور لغویات پائی جاتی ہیں کہ اُن میں سے سچے حالات کو نکالنا اور ان واقعات کی تواریخ کو معلوم کرنا بہت مشکل ہی چندر گپت کے زمانے تک جو مسیح سے قریباً ۳۰۰ برس پیشتر گذرا ہی اور جسکا ذکر یونانی تواریخ میں پایا جاتا ہی ہندوستان کی کوئی معتبر تواریخ معلوم نہیں ہوسکتی۔ اسواسطے ویدوں کی تصنیف کی ٹھیک ٹھیک تاریخ کو دریافت کرنا محال ہی۔ شاید پنڈت دیانند نے یہی جانکر کہ ویدوں کی تصنیف کے ٹھیک وقت کا پتہ لگانا محال ہی بڑا لمبا چوڑا سن ویدوں کی تصنیف کی نسبت لکھ مارا ہی +

ویدوں کے مضمون سے معلوم ہو سکتا ہی کہ وہ کئی صدیوں کے عرصہ میں وقتاً فوقتاً تصنیف کیے گئے۔ پروفیسر میکس مولر صاحب کا خیال ہی کہ وید جس صورت میں اب ہمارے پاس موجود ہیں مسیح سے ۱۵۰۰ برس پیشتر تصنیف کیے گئے ہیں ہبرٹ لیکچروں کے صفحہ ۳۴۴ میں پروفیسر صاحب اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ سنگھتاؤں کا مجموعہ مسیح سے ایک ہزار برس پیشتر اور برہمنائیں ۸۰۰ سے ۶۰۰ برس مسیح سے پیشتر اور سوتر ۶۰۰ سے ۲۰۰ برس قبل از مسیح تک ختم کیے گئے +

قدیم زمانے میں ہندوستان میں لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ سب سے پرانے کتبے جو ہندوستان میں موجود ہیں بدھ مذہب کے راجہ اشوکھ کے ہیں جس نے ۲۵۹ سے ۲۲۲ برس قبل از مسیح تک حکومت کی ۳۲۵ قبل از مسیح میں سکندر اعظم کا بحری افسر نیرکس ہندوستان میں آیا۔ اُس کا بیان ہی کہ ہندوستانی اس وقت روئی

پر جو خوب کوٹی جاتی تھی لکھتے تھے لیکن اُن کے قوانین لکھے ہوئے نہیں ہوتے تھے صرف سوداگر یا اور لوگ لکھنا جانتے تھے مگر تصنیف کی غرض سے کوئی نہیں لکھتا تھا۔ پروفیسر میکس مولر صاحب کہتے ہیں کہ رگوید کے منتروں میں ایک بھی ایسا اشارہ موجود نہیں ہی جس سے یہہ ظاہر ہو کہ اُسوقت کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہی کہ وید بہت عرصہ تک لکھے نہیں گئے تھے +

پروفیسر میکس مولر اپنی مشہور کتاب بنام سنسکرت کا قدیم علم ادب کے صفحہ ۴۹۷ و ۵۱۲ میں لکھتے ہیں کہ براہمن کبھی اپنے گرنتھوں یا کتابوں کا ذکر نہیں کرتے ہیں جس کے معنے علم ہی۔ وہ شُرتی کا ذکر کرتے ہیں جن سے مراد وہ باتیں ہیں جو اُنھوں نے کانوں سے سُنیں۔ وہ سمرتی کا بیان کرتے ہیں جن سے وہ باتیں مراد ہیں جو اُن کے باپ دادوں نے اُنہیں تبلائیں۔ برہمناؤں سے برہمنوں کے قول سوتروں سے قوانین کی لڑی۔ ویدانگ سے ویدوں کے عضو۔ پراوچن سے وعظ۔ شاستر سے تعلیم اور درشن سے دلائل مراد ہیں مگر کہیں کتاب یا جلد یا صفحہ کا ذکر تک نہیں پایا جاتا +

کئی صدیوں تک وید صرف حفظ کئے جاتے تھے۔ گرو اُن کا ایک حصّہ بولتا تھا اور شاگرد اُس کے پیچھے پیچھے کہتا جاتا تھا۔ اس کا حوالہ ایک ایسے گیت میں پایا جاتا ہی جس میں مینڈکوں کا بیان ہی۔ "ایک دوسرے کی آواز کو اس طرح دہراتا ہی جس طرح سے شاگرد اپنے اُستاد کی آواز کو دہراتا ہی"۔ پروفیسر میکس مولر صاحب نے مختصر طور پر تبلایا ہی کہ وید کس طرح سے سکھے جاتے تھے۔ ہر ایک برہمن ویدوں کو اپنے برہمچرج کے ۱۲ برس کے عرصہ میں سیکھتا تھا۔ گوتم کہتا ہی کہ یہہ بہت تھوڑا عرصہ تھا جو صرف ان لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا تھا جو شادی کر کے گرہستی بننا چاہتے تھے گرو جو گرہستی نہیں بننا چاہتے تھے اُن کو اجازت تھی کہ وہ ۴۸ برس اس تعلیم میں

خرچ کریں۔ گرو مشرق یا شمال مشرق کیطرف بیٹھ جاتا تھا۔ اگر اس کے ایک
یا دو سے زیادہ طالب علم نہیں ہوتے تھے تو وہ اُن کے داہنے ہاتھ کی طرف بٹھاتا
تھا اور اگر زیادہ ہوتے تھے تو وہ جگہ کے مطابق بیٹھ جاتے تھے۔ گورو آدم کا لفظ کہکر
منتر اپنے اس چیلے کو جو اس کے داہنے طرف بیٹھا ہوتا تھا یاد کراتا تھا۔ وہ شاگرد
جب سیکھ چکتا تھا تو اپنے گرو کے گرد گھومتا تھا۔ اس کے بعد گرو دوسرے شاگرد کو
سکھلاتا تھا۔ اس طرح زبانی سیکھنے میں برسوں خرچ کرنے پڑتے تھے بعض کوئی کتاب
چن لیتے تھے اور بعض کوئی۔ یہانتک کہ اس طریقے سے منتر نسلاً بعد نسلٍ محفوظ رکھے
جاتے تھے ÷ (بیدی - دویدی تواری چوبے (چتر بیدی) بنالیا اسے طرح مشہور ہوئی ہیں)

پروفیسر میکس مولر صاحب یہہ بھی کہتے ہیں کہ برہمن کو نہ صرف یہہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ
اپنی امیدواری کا زمانہ گرو کے گھر میں ہی گذارے اور جو کچھ برہمن کے لئے سیکھنا واجب
ہی سیکھے بلکہ اُن کو جو لکھی ہوئی کتاب سے علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں سخت
لعنت کی گئی ہی ÷

مہابھارت میں لکھا ہی کہ وہ جو وید کو بیچتے ہیں اور وہ جو اُنہیں لکھتے ہیں اور
وہ جو اُنہیں خراب کرتے ہیں نرک میں جائینگے ÷

کمریلہ کہتا ہی کہ ست کا گیان جو وید سے حاصل کیا گیا ہی جبکہ وید کو اچھی طرح سے نہ
سمجھا گیا یا تحریر سے حاصل کیا گیا یا شودر سے سیکھا گیا بیفائدہ اور نکما ہی ÷

برہمنوں نے ویدوں کی نسبت عام لوگوں کے دلوں میں ایسا وہم اور
تعصب ڈالدیا تھا کہ اگر کوئی ویدوں کو پڑھتے وقت تلفظ کی بھی غلطی کرتا تو وہ
اُن کی معجزانہ طاقت کے اثر کو کھو بیٹھتا ÷

پروفیسر وٹنی صاحب اسکا سبب یہہ بتلاتے ہیں کہ شروع شروع میں سا برہمن

ہی تحریر کے علم سے واقف ہوئے اور اُنھوں نے ویدوں کو سیکھا اور نسلاً بعد نسل وہ ویدوں کو سکھلاتے رہے۔ آخرکار جب برہمن ایک موروثی پروہت اور گروہن گئے تب اُنھیں ڈر پیدا ہوا کہ اگر یہہ لکھے جاوینگے اور ایک وقت لکھنے کا ہنر بہتوں کو معلوم ہو جاویگا تو وہ اس کی نقل کر لینگے اور یہہ خزانہ سب کو مل جاویگا اور ہماری کاسد بازاری ہو گی + انگلستان کے قدیم پروہتوں کا بھی ایسا ہی حال تھا ان میں سے کئی ۲۰ برس خرچ کرتے تھے کہ منتروں کو زبانی حفظ کریں کیونکہ وہ لکھنے کو بُرا سمجھتے تھے +

پہلے پہل ویدوں کو یوروپ کے عالموں نے ہی شایع کیا اس سے پہلے برہمن لوگ جہانتک اُن کے بس میں تھا عام سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے تھے +

ہم کو بڑی حیرانی ہوتی ہی جب ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ نہ تو ویدوں کے مضمون اور نہ ہی شاستروں کے مصنفوں اور نہ ہی سوائے پنڈت دیانند کے دیگر سنسکرت کے عالموں کی گواہی سے ویدوں کا ازلی ہونا ثابت ہوتا ہی تو بھی آریا سماجی اور ساری گواہیوں کو برطرف کرکے صرف ایک پنڈت دیانند کی گواہی پر ویدوں کے ازلی ہونیکا دعویٰ کئے جاتے ہیں اس حالت میں سوائے اُن شخصوں کے جو اپنے بزرگوں کی باتوں کو خواہ وہ کیسی ہی سچائی سے بعید ہوں بغیر تحقیقات کے اعلیٰ درجہ کی سچائیاں مان بیٹھے ہیں۔ کون ایسا نادان ہوگا کہ محض پنڈت دیانند کی گواہی پر ویدوں کو ازلی مان لیوے +

دوسرا باب

ویدوں کی ماہیت

آریوں کا ویدوں کی نسبت یہہ دعویٰ ہی کہ اُن میں ہر طرح کا سچا علم پایا جاتا ہی

اور آج کل جو کچھ مغربی دنیا کے عالموں نے دریافت کیا ہی یا جو کچھ کسی دینی کتاب میں اچھی باتیں پائی جاتی ہیں وہ سب ویدوں میں پہلے سے ہی موجود ہیں۔ اُن کا خیال ہی کہ قدیم آریا بڑے دانا اور عالم تھے اور ہم اُن کے مقابلہ میں بالکل بچے ہیں۔ آریا ویدِم زمانے کو اپنا سنہرا زمانہ کہتے ہیں مگر یہہ بات بالکل واقعات کے برخلاف اور عقل سلیم کے لئے اسکا قبول کرنا مشکل ہی۔ ویدوں کے زمانے میں نہ کوئی کتاب تھی اور نہ چھاپہ کا ہنر جاری تھا نہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تک خبر پہنچانے کا وسیلہ الیسا سہل اور عمدہ تھا جیسا کہ آجکل ہمارے ہاتھ میں ہی۔ زمانے نے عجیب ترقی کی ہی۔ نہ صرف یہہ کہ آجتک قدیم زمانہ کے سب علم ہمارے پاس موجود ہیں بلکہ لاکھوں عالم ہر سال ہوتے جاتے ہیں اور جب کبھی کوئی نئی بات کسی جگہ معلوم ہوتی ہی تو فوراً تاروں اور اخبارات کے وسیلے سے ساری دنیا میں مشتہر ہو جاتی ہی۔

ہندوستان کے ایک مشہور مدبر سر مادھو راے صاحب نے ایک دفعہ مدراس کے کنووکیشن کے جلسہ میں فرمایا کہ اس نقصان پہنچانے والی غلطی سے پرہیز کرو کہ ہمارے قدیمی باپ دادے آجکل کے لوگوں کی نسبت زیادہ دانا تھے۔ یہہ بات ہرگز سچ نہیں ہو سکتی جس طرح انسان اپنی زندگی کے ہر سال میں کچھ نہ کچھ علم حاصل کرتا جاتا ہی اور سال بسال اپنے علم کے ذخیرہ کو بڑھاتا جاتا ہی اسی طرح ہر ایک نسل پہلی نسل کے علم پر کچھ بڑھاتی جاتی ہی اور بڑھتے بڑھتے ایک صدی میں علم بہت بڑھ جاتا ہی۔ اس واسطے یہہ کہنا کہ دو ہزار برس پہلے لوگوں کو آجکل کی بہ نسبت زیادہ علم تھا بڑی بیہودگی کا خیال ہی۔

بالفرض اگر یہہ مان بھی لیا جاوے کہ قدیم زمانے کے لوگ اور آجکل کے لوگ ذہنی حالت میں ایک دوسرے کے برابر ہیں تو یہہ بھی ہم کو ماننا پڑیگا کہ آج کل کے

لوگوں کے پاس بہ نسبت زمانہ سابق کے ترقی کرنے کے زیادہ بہتر اور عمدہ سامان موجود ہیں اور ان سامانوں کے سبب سے وہ زمانہ قدیم کے لوگوں کی نسبت بہت جلد اور بہتر ترقی کر سکتے ہیں۔ ویدوں کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ دو قسم کے لوگ ہیں جو آجکل ویدوں کی عظمت کے گُن گایا کرتے ہیں۔ **اوّل** وہ جو ویدوں کی نسبت کچھ بھی نہیں جانتے۔ اُن میں سے اکثر تو وہ ہیں جو وید چھوڑ سنسکرت کا ایک لفظ تک بھی نہیں جانتے اور شاید ویدوں کی ظاہری شکل کو بھی کبھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہوگا چنانچہ آجکل کثرت سے آریا سماج کے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ممبر اس جماعت میں شامل ہیں جو بقول اس پنجابی مثل کے "مرے باپے دی اکھیں وڈیاں" ویدوں کے زمانے کا جھوٹھ موٹھ گن گاتے رہتے ہیں۔ **دوم** وہ لوگ ہیں جو کوئے کے مینڈک کی طرح ویدوں اور سنسکرت کی چند کتابوں کے سوائے اور کچھ نہیں جانتے اور جو کسی ایسی بات کو جو ویدوں کے مطابق نہ ہو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اگر لاچاری سے کوئی بات ماننی پڑ بھی جاوے تو اس کو ویدوں سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس جماعت میں ہمارے ملک کے پنڈت اور پنڈت دیانند شامل ہیں +

جو لوگ براھمہ سماج کی تواریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ براھمہ سماج کے بانی راجہ رام موہن رائے ویدوں کو ابتدا میں آریہ سماج کی طرح الہامی اور رست ودیاؤں کی پستک مانتے تھے۔ مگر چونکہ اس کے پیرووں میں پنڈت دیانند کے اکثر چیلوں کی طرح ہٹ دھرمی نہیں بھری ہوئی تھی بلکہ اُن میں سے کئی دیانتدار اور بے خوف تھے وہ پنڈت دیانند کے چیلوں کی طرح یونہی سُنے سُنائے بغیر تحقیقات کے ویدوں کو ماننے کے لئے تیار نہ تھے اسواسطے اُنھوں نے اپنی جماعت سے چند

ہوشیار اور لائق جوانوں کو بنارس میں اس غرض سے بھیجا کہ وہ وہاں جاکر ویدوں
کا مطالعہ کریں اور بعد دریافت کامل کے رپورٹ پیش کریں کہ ویدوں میں کیا کیا
مضامین پائے جاتے ہیں جب کئی برسوں تک مطالعہ کرکے اُنھوں نے رپورٹ
پیش کی تو بابو دیویندر و ناتھ ٹاگور نے جو اس وقت برہمو سماج کے ہادی تھے بطور
نتیجہ کے کہا کہ وید قدیم تواریخی وقعت کے لحاظ سے خواہ کیسی ہی عظمت کے لائق
سمجھے جاویں مگر ان میں اس قدر بچوں کی باتیں اور غلطیاں اور ناممکنات بھری
پڑی ہیں کہ ان کو الہامی ماننا ناممکن ہی +

پروفیسر میکس مولر صاحب جنھوں نے اپنی زندگی کے کئی برس رگوید کو سانیا
کی تفسیر کے مطابق تالیف کرنے میں خرچ کئے اپنی کتاب بنام "مشرق کی مذہبی
کتابوں کے دیباچہ" میں کہتے ہیں کہ :-

اُن عالموں کا جو اپنی زندگی یا تو مقدس کتابوں کے تالیف کرنے یا اُن کی
تشریح کرنے میں خرچ کرتے ہیں یہہ میلان ہوتا ہی کہ جب وہ گندگی اور فضولیات
کے ڈھیر میں سے خاص سونے کے چند ٹکڑے حاصل کرلیتے ہیں تو وہ بہ نسبت
اس فیصلہ کے جس سے انھوں نے وہ خزانہ حاصل کیا ہی خزانہ کی زیادہ تعریف
کرنے لگتے ہیں۔ میں اس بات کے لئے انہیں الزام نہیں دیتا کیونکہ شاید میں خود
بھی اس غلطی میں پھنسنے کا امکان رکھتا ہوں کیونکہ یہہ ایک طبعی امر ہی کہ عالم
ایک یا دو خوشبودار پھل یا پھول پاکر اسقدر خوشی سے بھر جاتے ہیں کہ وہ اس
کوڑے کرکٹ کا جس کو انھوں نے اپنی تلاش کے وقت الگ پھینک دیا ہی خیال
تک نہیں کرتے +

پھر وہ ویدوں کی نسبت اپنے ایک لیکچر میں یوں فرماتے ہیں کہ ویدوں کی

تواریخی عظمت کی نسبت مبالغہ نہیں ہوسکتا مگر بہتوں نے اُن کی اندرونی خوبی اور خاصکر اُن کے خیالات کی خوبصورتی اور بلندی میں بہت ہی مبالغہ کیا ہی۔ ویدوں کے بہت سے گیتوں میں بالکل بچوں کی باتیں ہیں اور تھکانے والے کمینہ اور عام خیالات پائے جاتے ہیں۔ دیوتوں سے ہمیشہ دُعا کی جاتی ہی کہ وہ اپنے عابدوں کی حفاظت کریں اور اُنہیں خوراک۔ بڑے بڑے گلے گھرانے اور عمر کی درازی بخشیں۔ ایسے مقصدوں کے پورا ہونے کے لئے دیوتاؤں کی تعریف کی جاتی ہی اور روز بروز یا خاص خاص موقعوں پر قربانیاں چڑہائی جاتی ہیں......"

ہم نہیں جانتے کہ دیانندی آریہ باوجود اس قدر مخالف شہادتوں کے موجود ہونے کے بھی کہ ویدوں میں بہت سی بچوں کی باتیں اور تھکانیوالے اور کمینہ و عام خیالات پائے جاتے ہیں اور اُن کے بہت سے گیت بالکل بے معنے اور بے مزہ ہیں پھر بھی صرف پنڈت دیانند کی اندھا دھند پیروی کرکے یہی کہے جاتے ہیں کہ "وید ست ودیاؤں کی پُستک ہیں" کاشکہ وہ بھی راجہ رام موہن رائے کے پیروؤں کی طرح اپنی غلطی کو دیکھ لیویں اور ویدوں کو چھوڑکر جن میں گناہگاروں کو نجات حاصل کرنے کی کوئی تدبیر نہیں بتلائی گئی بائیبل کی طرف رجوع لاویں جس میں گناہگاروں کو نجات حاصل کرنے کی تدبیر خدا کی طرف سے ظاہر کی گئی ہی + مگر تثلیث سے خالی نہیں + افسوس !

مشن سٹیم پریس لودیانہ